إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۱۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی | قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان | قیمت فی پرچہ

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۶ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۲ شعبان ۱۳۵۹ھ | ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۳

جماعت احمدیہ اور فوجی بھرتی

گزشتہ سال جب احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی کے لئے کچھ نوجوانوں کو بھرتی کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور جماعت کی اس بارے میں عدم توجہی کی وجہ سے احمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "جماعت احمدیہ کے نام ایک پیغام" شائع فرمایا۔ جس میں ایک طرف تو یہ فرمایا کہ "چھ سات سال ہوئے۔ ایک شوریٰ کے موقعہ پر میں اپنی ایک رویا بیان کر چکا ہوں۔ کہ ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی جماعت کے لئے نہایت ضروری۔ اور مفید ہے۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ یہ کام آئندہ کے لئے جماعت کے لئے بابرکت ہوگا" اور دوسری طرف یہ ارشاد فرمایا:۔ کہ

"تمام انجمنوں۔ اور ان کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کو ایک دینی کام سمجھ کر نوجوانوں میں اس کی رغبت پیدا کریں"

اس پر جماعت میں ایسی بیداری پیدا ہو گئی۔ کہ مختلف مقامات کے سینکڑوں نوجوانوں نے بھرتی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور ان میں سے ضرورت کے مطابق انتخاب کر لیا گیا۔ اب پھر ٹیریٹوریل فورس میں کچھ احمدی نوجوانوں کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے بھرتی کی تحریک حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے کی ہے۔ امید ہے۔ کہ احمدی نوجوان اسی جوش اور سرگرمی سے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ جس کا ثبوت انہوں نے گزشتہ سال دیا تھا۔ اور بھرتی کے متعلق جو پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق بھرتی کے مقامات پر مقررہ تاریخ اور وقت پر پہنچ جائیں گے۔

اسی سلسلہ میں یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل فوج کے مختلف شعبوں میں جو بھرتی ہو رہی ہے۔ اس میں بھی احمدی نوجوانوں کو حصہ لینے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہر مقام کے ذمہ وار اور با اثر احمدیوں کو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ کہ جس شعبہ میں بھی ممکن ہو احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرانے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ کیونکہ یہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشا کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ایک خطبہ جمعہ میں حضور نے فوجی بھرتی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"اس خدمت میں جو فوائد ہیں۔ وہ عام طور پر ہماری جماعت کی نگاہوں سے مخفی ہیں۔ اس لئے کہ ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور فوجی قسم کے کام اس کے سامنے نہیں آتے۔ لیکن ایک ایسی قوم جس کے متعلق یہ مقدر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسے ایک دن ساری دنیا کی حکومتیں سونپ دینی ہیں۔ وہ اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اور جب تک اسے ابھی سے ایک خاص رنگ کی ٹریننگ نہ دی جائے۔ وہ وقت پر کام کی اہل ثابت نہیں ہو سکتی"

ان مختصر الفاظ میں حضور نے جن امور کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان کی اہمیت کا سمجھنا کسی احمدی کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اور ان کے پیش نظر خاص رنگ کی ٹریننگ حاصل کرنے کا جو بھی موقعہ میسر آئے۔ اس سے ضرور پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ظاہر ہے۔ کہ ہر قسم کی فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بہت بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ مگر ہمارے پاس ایسے سامان قطعاً نہیں ہیں۔ جن سے کام لے کر ہم اپنے نوجوانوں کو فوجی تعلیم دلا سکیں۔ ان حالات میں یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوان آسانی سے فوجی کام سیکھ سکتے ہیں۔ اور اس طرح جرأت اور بہادری کی روح ان میں قائم رہ سکتی ہے۔ پس ہمیں جو بھی ذرائع فوجی تربیت اور فوجی کاموں سے دلچسپی کے میسر آئیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ ہمارے اندر فوجی روح قائم رہے۔ اور روز بروز اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

اس سلسلہ میں حضور نے یہاں تک فرمایا کہ "میں سمجھتا ہوں۔ ایک زندہ قوم کو خواہ کوئی ذاتی دلچسپی نہ ہو۔ پھر بھی اس کا فرض ہے۔ کہ وہ فوجی کاموں میں مہارت حاصل کرے۔ میں نے دلائل سے اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ سے ہمارا ذاتی تعلق بھی ہے۔ اور ہم صرف انگریزوں کے مفاد کے لئے اپنا تعاون پیش نہیں کر رہے۔ بلکہ اپنے مفاد کے لئے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر موجودہ حالات میں تبدیلی ہوئی۔ تو اسلام اور احمدیت کو اس سے ضعف پہونچے گا۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ اگر ہمارا ذاتی مفاد کوئی بھی نہ ہو۔ اور کہیں بھی جنگ ہو رہی ہو۔ اور ہم اس میں شریک ہو کر فوجی تربیت حاصل کر سکتے ہوں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم وہاں جائیں۔ اور فوجی ٹریننگ حاصل کریں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ حضور جماعت کے نوجوانوں کے لئے فوجی تربیت کس قدر ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس کے حصول کے لئے کتنی تاکید فرما رہے ہیں۔ پس آج کل جبکہ حکومت فوجی ٹریننگ کے لئے مختلف شعبوں میں بھرتی کر رہی ہے۔ ہر احمدی نوجوان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جس صیغہ میں بھی بھرتی ہوسکے۔ اس میں داخل ہوجائے۔ تاکہ وہ نہ صرف اس نازک وقت میں حکومت کی خدمت کرسکے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تاکیدی ارشاد پر عمل کرکے جماعت کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مفید وجود بناسکے۔ اور جماعت کے استحکام اور ترقی میں حصہ لے سکے۔ کیونکہ بڑھنے والی قوموں کے نوجوانوں کے لئے یہ لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ کہ فوجی کاموں میں حصہ لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو دوسری قوموں کے مقابلہ میں کبھی ٹھہر نہیں سکتے۔

پس احمدی جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب کو احمدی نوجوانوں کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کسی نہ کسی شعبہ میں ضرور بھرتی ہوں۔ اور احمدی نوجوانوں کو مردانہ وار اپنے آپکو بھرتی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ آجکل اور لوگ بھی بھرتی ہورہے ہیں لیکن ان کے پیش نظر محض روزگار حاصل کرنا اور مالی فائدہ اٹھانا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو یہ بات بھی انشاء اللہ تعالےٰ حاصل ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی اور جماعت کی خدمات سرانجام دینے کی قابلیت پیدا کرنے کی سعادت بھی میسر آئے گی۔ اور خدا تعالےٰ سے اجر عظیم حاصل ہونے کے مستحق قرار پائیں گے۔

خدا تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو وہ ہمت اور حوصلہ عطا کرے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ان میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جو جماعت کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

تحریک جدید کا ایک اعلان

بیرون ہند کی جماعتوں کے متعلق ایک نوٹ کسی دوسری جگہ دیا جارہا ہے چونکہ ۱۵ ستمبر کو بیرون ہند کی جماعتوں کے افراد کی فہرست جنہوں نے اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کردیا ہے۔ اور مرکز میں پہونچا دیا ہے پیش کرنے کا اعلان ہوچکا ہے مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ بیرون ہند کی ڈاک کا انتظام تسلی بخش نہیں اس لئے بجائے ۱۵ ستمبر کے ۲۹ رمضان المبارک مطابق یکم نومبر ۱۹۴۰ء کو دعا کی فہرست پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ پس بیرون ہند کے احباب یکم نومبر تک اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔

نوٹ:۔ جو احباب یکم ستمبر تک اپنے وعدے پورے کرچکے ہیں۔ ان کے نام دعا کے لئے پیش ہوچکے ہیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

تقرر امیر جماعت احمدیہ مردان } مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان کی وفات کی وجہ سے مقامی جماعت کے انتخاب کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس کو ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ مقامی اور پراونشل انجمن مطلع رہے۔ (ناظر اعلےٰ)

وصیت میں اضافہ } میں نے کئی دفعہ اعلان کیا ہے کہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرنا اوسط درجہ کی قربانی ہے۔ مومن کو اعلےٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے میری اس تحریک پر احباب وقتاً فوقتاً لبیک کہتے رہتے ہیں۔ الحمد للہ

اب چوہدری غلام احمد صاحب گرداور قانونگو کبیر والہ نے اپنا حصہ آمد بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۸ حصہ کردیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ۔ دوسرے احباب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواست ہائے دعا } (۱) سید عبد الرفیق صاحب قادیان کے دو بھائی عبد الرشید و عبد السلام بیمار ہیں (۲) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ کی لڑکی محمودہ بیگم عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے (۳) محمد ابراہیم صاحب متعلم جماعت ہشتم بورڈر تحریک جدید کے دادا صاحب ٹانگ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۴) چوہدری فضل دین صاحب سہوتہ ضلع ہوشیارپور بعض مقدمات میں مبتلا ہیں۔ (۵) اہلیہ مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ ہموساں۔ اہلیہ مولوی عبد الغفار صاحب سری نگر اور مولوی عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح سری نگر کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) اقبال احمد خان صاحب بنگہ گوجھر والہ کے والد بھائی۔ بھاوجہ اور ان کے دو بچے بیمار ہیں۔ (۷) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی والدہ صاحبہ کو چھت کے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح } ۲۴ اگست کو بابو فیض الحق خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے ہاجرہ بیگم بنت قریشی محمد ایوب صاحب کا نکاح صوفی عبد الرحمن صاحب پسر مولوی غلام حسین صاحب کنہ چکریاں ضلع گجرات سے تین صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے مبارک فرمائے۔ خاکسار محمد عثمان کوئٹہ

دعائے نعم البدل } (۱) محمد سعید صاحب قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ تبوک ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ ضعف کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور سردرد کی تکلیف ہے۔ اور حرم ثالث کو بخار اور سستی کی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کو خدا کے فضل سے اب صحت ہے۔

سیرۃ النبی کے جلسے ۱۵ ستمبر کو منعقد کئے جائیں

اب کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کے لئے ۱۵ ستمبر کا دن مقرر فرمایا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حسب معمول ان جلسوں کو شاندار بنانے کی کوشش کریں۔ اور مقررہ مضامین پر تقریریں کرنے کی تیاری ابھی سے شروع کردیں۔ نیز غیر مسلم اصحاب کو بھی دعوت دیں۔ کہ وہ نہ صرف ان جلسوں میں شامل ہوں۔ بلکہ تقریریں بھی کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ میں دشمنوں سے سلوک

اسلام کی بے مثال خوبیوں میں سے ایک بہت بڑی خوبی جس کی نظیر اور کسی مذہب میں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ ہے۔ کہ عین اس وقت جب دشمن سے جنگ ہو رہی ہو جب قتال اور خون ریزی کا بازار گرم ہو۔ جب قدرتی طور پر رافت اور شفقت کے جذبات دبے ہوئے ہوتے ہیں اور انتقامی قوت جوش زن ہوتی ہے۔ جب تلواروں کی چمک آنکھوں کو چکا چوند کر رہی ہوتی ہے جب کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوتے ہیں۔ اور جب مہذب کہلانے والے انسان بھی انتہائی درندگی۔ اور وحشت و بربریت پر اتر آنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جب جھوٹ کو پالیسی اور دھوکا و فریب کو ایک کامیاب ہتھیار خیال کیا جاتا ہے۔ اس وقت اسلام مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ دیکھنا عدل و انصاف کا دامن تمہارے ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ جوش عداوت میں تم اخلاق اور شریعت کی حدود سے متجاوز ہو جاؤ۔ گویا اسلام ایک مومن سے ایسی نازک ترین گھڑیوں میں بھی یہ توقع رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔ اور شریعت سے ایک لمحہ کے لئے بھی ادھر ادھر نہ ہو۔ اور نہ عقل کو کسی حالت میں بھی مغلوب ہونے دے۔ بے شک یہ آزمائش کی گھڑیاں سخت دشوار ہوتی ہیں۔ مگر مومن ضبط نفس کا ثبوت دے کر ان گھاٹیوں کو عبور کر جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ دنیا پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ اس کی لڑائی اور اس کی صلح۔ اس کی حرکت اور اس کا سکون۔ اس کا غیظ اور اس کی خوشی سب خدا کے لئے ہے۔ جب خدا اسے کہتا ہے کہ ہاتھ اٹھاؤ۔ تو وہ ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اور جب خدا اسے کہتا ہے۔ کہ اپنے ہاتھ گرا دو تو وہ فوراً اپنے ہاتھ کو گرا دیتا ہے۔ لوگ فوجی ڈسپلن کی تعریف کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ مگر یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ یہ تنظیم اسلام نے ہی لوگوں کو سکھائی ہے۔ اور اس کا پہلا سبق دنیا نے اسلام کے مدرسہ سے ہی لیا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے۔ دشمن ظلم و ستم سے مسلمانوں پر حملہ کرتا۔ اور ان کی جانوں اور مال و املاک کو برباد کرتا ہے۔ وہ ان کی جان سے بھی زیادہ قیمتی متاع مذہب کو برباد کرنے کے لئے خون پسینہ ایک کر دیتا ہے۔ عورتوں کی بے حرمتی کرتا ہے۔ بچوں پر عرصۂ حیات تنگ کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کو اطمینان کا سانس تک لینے نہیں دیتا۔ جب یہ ظلم و ستم اپنی انتہاء کو پہونچ جاتا ہے تو مسلمان دفاعی رنگ میں مقابلہ کے لئے اٹھتے ہیں۔ دشمن ان کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھاتا چلا جاتا ہے مگر جب وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتا ہے۔ اور مسلمان اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ تو اس وقت انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھنا اب بھی عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا۔ دشمن کی عورتیں سامنے آئیں۔ تو ان کو کوئی اذیت نہ پہونچانا۔ دشمن کے بچے سامنے آئیں۔ تو ان پر تلوار نہ چلانا دشمن کے پُرفضا باغات اور ہری بھری کھیتیاں دیکھو۔ تو ان کو مت اجاڑنا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر کوئی دشمن اسلام قبول کر لے۔ تو اسے اپنا بھائی سمجھنا۔ اور اسے محبت سے اپنے گلے لگا لینا۔

غرض اسلام قدم قدم پر مسلمانوں پر پابندیاں عائد کرتا ہے۔ اور اس طرح جنگ کو بھی روحانی مسئلہ بنا کر خدا تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ٹھیراتا ہے۔ دنیوی جنگوں میں کامیابی انسانوں کے اندر تکبر پیدا کر دیتی ہے۔ خود سری اور خود پسندی کے جذبات کو ابھار دیتی ہے۔ فاتح اقوام مفتوح اقوام کو سخت ذلیل اور حقیر خیال کرنے لگتی ہے۔ مگر اسلام مفتوح اقوام تو کیا غلاموں سے بھی حسن سلوک کی تاکید کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ جو کچھ خود کھاتے ہو۔ وہی ان کو کھلاؤ۔ جو کچھ خود پہنتے ہو۔ وہی ان کو پہناؤ۔ اور جو کچھ خود پیتے ہو۔ وہی ان کو پلاؤ۔

آج دنیا اپنے آپ کو تہذیب کے معراج کمال پر پہونچی ہوئی خیال کرتی ہے مگر جب جنگ شروع ہوتی ہے۔ تو اخلاق و شرافت اور ان تمام آئین کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔ جو خود انہی لوگوں کے تجویز کردہ ہوتے ہیں یہ وہ فرق ہے۔ جو اسلام اور غیر مذاہب میں جنگ کے احکام کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے۔ اور جو اسلام کو ایک امتیازی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ پھر موجودہ جنگوں میں دشمنوں کے ساتھ بدترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک کا اندازہ فتح مکہ کے واقعہ سے کیا جا سکتا ہے وہ مکہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے آرام سے بیٹھنے نہ دیا۔ اور حضور علیہ السلام کو اس بات پر مجبور کر دیا۔ کہ آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ وہ مکہ جہاں آپ کے جان نثار صحابہ رضہ تپتی ہوئی ریت پر لٹائے گئے۔ جلتی ہوئی دھوپ میں گرم پتھروں پر گھسیٹے گئے۔ اس مکہ میں آپ خدائی وعدوں کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ بہزار شان و شکوہ فاتحانہ حیثیت میں تشریف لاتے ہیں۔ تمام دشمن ایک ایک کر کے حضور علیہ السلام کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ آپ اگر چاہتے۔ تو ان تمام دشمنوں کا سر تن سے جدا کر سکتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قید کی سزا نہیں دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ملامت تک نہیں کی۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام کو اکٹھا کیا۔ اور فرمایا۔ بتاؤ۔ اب میں تم سے کیا سلوک کروں۔ قریش کو اپنی بدکرداریاں ایک ایک کر کے یاد آ گئیں۔ اور اس تصور سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کہ کہیں ہمیں قتل کرنے کا ہی حکم نہ دے دیا جائے۔ عجز و پشیمانی کے آثار ان کے چہروں پر ہویدا ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ آپ ہم سے وہی سلوک کریں۔ جو یوسف علیہ السلام نے اپنے نادان بھائیوں سے کیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ جاؤ۔ میں تم سب کو معاف کرتا ہوں۔ اور معاف بھی ایسے رنگ میں۔ کہ میں تمہاری غلطیاں اور تمہارے قصور تک تمہارے سامنے نہیں دہراتا۔ یوسف علیہ السلام نے تو اپنے بھائیوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ تمہیں معلوم ہے تم نے یوسف سے کیا سلوک کیا۔ مگر میں اتنی بات بھی زبان پر نہیں لاتا۔ اور تمہیں معاف کرتا ہوں ٭

یہ ہے وہ سلوک۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں سے کیا۔ خون کے پیاسے دشمنوں سے کیا۔ ان لوگوں سے کیا۔ جو صحابہ کرام کی جان و مال اور ان کی عزت و ناموس پر خطرناک سے خطرناک حملے کر چکے تھے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تو جن کو معاف کیا۔ وہ ان کے بھائی تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو معاف کیا۔ جن کے ساتھ آپ کا اس قسم کا کوئی رشتہ نہیں تھا ٭

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک ایسا بے نظیر ہے۔ کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قطعی طور پر قاصر۔ اور عاجز و درماندہ ہے اس کے ساتھ ہی یہ اس امر کا ایک کھلا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں رحمۃ للعالمین ہیں۔ کیونکہ آپ نہ صرف اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لئے رحمت ثابت ہوئے۔ بلکہ دشمنوں کے لئے بھی رحمت کا باعث بنے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی برادران سے ایک درخواست

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

ایک عام دستور

دنیا میں یہ دستور ہے کہ شادی اور غمی اور اس قسم کی دوسری تقریبوں پر برادری کے لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ یا وہ خود اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ دستور کسی خاص قوم یا ملک یا براعظم کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ یکساں طور پر ساری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ کہ جملہ تقریبوں میں خاندان اور برادری کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور برادری کی تعریف خود لفظ برادر سے نکلتی ہے۔ یعنی برادری اس مجموعہ کو کہتے ہیں جسے رشتہ داری کے سلک نے منسلک کیا ہوا ہو۔ نمونہ کے طور پر لاہور یا امرتسر میں کسی ککے زئی دوست یا کشمیری بھائی کی شادی میں شریک ہو کر دیکھو تو صاف نظر آئے گا۔ کہ برات میں اور لڑکی والوں کے ہاں جم غفیر ککے زئی لوگوں کا یا کشمیری برادری کا ہوگا۔ اور یہ امر غیر مستحسن نہیں نہ شریعت کے خلاف ہے۔ بلکہ صلہ رحمی کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ خوشی یا غم میں حصہ لینا اصولاً تو یہ حیثیت رکھتا ہے کہ ایک انسان کی خوشی میں ساری دنیا کے انسان حصہ لیں۔ یا اس کے غم سے ساری دنیا غمگین ہو جائے۔ مگر ایسا ہوتا نہیں۔ کیونکہ گو آدم کے وقت تمام آدم زاد ایک دوسرے سے واقف اور پاس پاس رہتے ہونگے۔ مگر اب کثرت توالد و تناسل کی وجہ سے بنی آدم اس کثرت کے ساتھ دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کہ ان کی بولیاں جدا ان کے مذہب جدا ان کا تمدن جدا ان کی رسوم جدا جدا ہو چکی ہیں۔ اس لئے کسی ایک انسان کی شادی میں ساری دنیا کا شریک ہونا ناممکن محض ہو چکا ہے۔ اس لئے ایسی تقریبوں میں قریبی رشتہ داریاں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔ دور والے منقطع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر جگہ دنیا میں خوشی اور غم کی تقریبات میں قریب ترین رشتہ داروں کا ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ یہ وہ برادری کا اظہار ہے جو آدم کی پیدائش کے وقت سے ہوتا آیا ہے۔ اور آدم کے دوبارہ زندہ ہونے تک ہوتا رہے گا۔

نبی کی بنائی ہوئی برادری

لیکن جس طرح ظاہری قرابت اور رشتہ داری لوگوں کے ایک گروہ میں محبت و الفت تعظیم اور رحم کے تعلقات پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح جب دنیا میں خدا کے نبی آتے ہیں۔ تو وہ بھی لوگوں کا ایک مجموعہ بناتے ہیں۔ مگر اس مجموعہ کو جو سلک منسلک کرتا ہے وہ یکجدی ہونا یا یک خون ہونا یا یک قوم ہونا نہیں ہوتا بلکہ یک مذہب یک نبی یک سلسلہ ہونا ان کو اپنے اندر جمع کرتا ہے۔ اور یہ برادری ایسی عجیب ترکیب سے بنتی ہے۔ کہ انہیں دیکھ کر ایک دفعہ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ محبت اسے کہتے ہیں۔ الفت یہ ہے۔ اخوت اس چیز کا نام ہے ورنہ دنیوی برادریاں الامان۔ کہنے کو تو سب ککے زئی۔ کشمیری۔ سادات۔ مغل۔ ایک تقریب میں جمع ہیں۔ مگر حقیقت میں اندر سے پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ لیکن جو برادری ایک نبی جمع کرتا ہے گو سچی بات یہ ہے کہ اس کی الفت کا اتفاق چند سالہ ہوتے ہیں۔ اور بعد میں وہ بات نہیں رہتی۔ مگر ایک دفعہ تو وہ برادرانہ تعلقات مزا دے جاتے ہیں۔ کہ اخوت یہ ہے۔

اسلامی برادری

ذرا مدینہ کی حالت دیکھو عمرؓ سا فاتح اور عرب۔ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ مصر اور ایشیائے کوچک کا شہنشاہ منبر پر چڑھ کر بلال کی ہاں ایک حبشی غلام کی غلام بھی وہ جو اپنے مالک امیہ بن خلف اور اس کے بیٹوں اور نوکروں کے ہاتھ سے روزانہ مسلمان ہونے کی پاداش میں گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے۔ اس کی رہائی کا ذکر کرتے ہوئے جسے حضرت ابوبکرؓ نے ہزاروں روپیہ میں ظالم مالک سے خرید کر آزاد کر دیا تھا فرماتا ہے۔

ان ابابکر سیدنا اعتق بلالاً سیدنا

یعنی ہمارے سردار ابوبکر نے ہمارے سردار بلال کو خرید کر آزاد کیا تھا۔ اللہ اکبر یہ ہے اسلامی برادری کہ اس کے دو سردار ہیں ابوبکرؓ بھی اور بلالؓ بھی۔ پھر حضور علیہ السلام نے ایک ایک انصاری اور ایک ایک مہاجر کو بھائی بنایا۔ یہ کیوں تاکہ عرب کے دستور کے مطابق جو فرق مکہ اور مدینہ کے لوگوں کی حیثیت میں تھا۔ وہ دور ہو جائے۔ اور سب بھائی بھائی بن جائیں دیکھو کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ جب جنگ بدر شروع کرتے وقت کافروں کے لشکر سے عتبہ۔ اور اس کا بیٹا ولید اور اس کا بھائی شیبہ **هل من مبارز** کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے آئے۔ تو مسلمانوں کے لشکر سے جوش جہاد سے بے قرار ہو کر تین انصاری آگے بڑھے۔ اور جواب میں للکار کر کہا کہ لو ہم تمہارے چیلنج کے جواب کے لئے آئے ہیں۔ تو عتبہ نے کہا کہ تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم انصار ہیں۔ اس پر وہ تینوں بیک زبان چلا اٹھے۔ کہ ہمارا تمہارا مقابلہ نہیں۔ پھر عتبہ نے حضور علیہ السلام کو آواز دے کر کہا۔

یا محمد اخرج الینا اکفائنا من قومنا۔

یعنی اے محمد ہمارے مقابلہ کے لئے ہماری قوم قریش کے آدمی بھیج۔ جو ہمارے جوڑ کے ہوں۔ اللہ اکبر یہ فرق ہے دنیا کے رئیسوں اور آخرت کے رئیسوں میں کہ دنیا کے رئیس باوجود اس کے کہ مہاجر انصار کو اپنا بھائی بنا چکے ہیں۔ مگر وہ خون اور گوشت پوست اور ہڈی کا خیال کرتے ہیں۔ اس پر حضور نے کہا۔

قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ ابن الحارث

یعنی ایک اپنے چچا اور دو اپنے چچا زاد بھائیوں کو بھیجا۔ جب یہ لوگ ان کافروں کے مقابلہ میں نکلے تو عتبہ نے پوچھا۔ تم کون لوگ ہو۔ حضرت حمزہ نے کہا کہ

انا حمزۃ بن عبدالمطلب اسد اللّٰہ و اسد رسولہ

یعنی میں عبدالمطلب کا بیٹا حمزہ ہوں۔ پھر جنگی قواعد کے مطابق جوش پیدا کرنے کے لئے کہا۔ کہ میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔ یہ سنکر عتبہ بولا۔

کفءٌ کریم وانا اسد الحلفاء من هذان معك

ہاں تو بیشک میرے مقابلہ کا جوڑ ہے۔ اور میں تمام عرب کے اتحادیوں کا شیر ہوں۔ اور یہ دو تیرے ساتھ کون ہیں حمزہ نے کہا کہ یہ

علی ابن ابی طالب و عبیدۃ بن الحارث

اس نے کہا۔

کفئان کریمان وهذان مع الولید ابنی وشیبۃ اخی قم یا ولید قم یا شیبۃ

ہاں یہ دونوں ہمارے معزز حریف اور جوڑ کے ہیں۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کا انٹرڈیوس کرایا کہ ان دونوں میں سے ایک میرا بیٹا ولید اور دوسرا میرا بھائی شیبہ ہیں۔ پھر ان دونوں سے کہا۔ کہ اٹھو اٹھو اب ہم لڑیں۔ یہ کہہ کر حمزہ اور عتبہ علی اور ولید عبیدہ اور شیبہ تلوار کے جوہر دکھانے لگے۔ اور وہ دو بہادروں کے تین جوڑے بن کر لڑنے لگے۔ دونوں طرف کے لشکر بالکل خاموش یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ کہ چند منٹ میں حمزہ نے عتبہ کو اور علی نے ولید کو دو دو ٹکڑے کر دیا۔ عبیدہ اور شیبہ دونوں زخمی ہو گئے مگر مرے نہیں۔ کہ علی اور حمزہ نے فارغ ہو کر شیبہ کو قتل کر دیا۔ اور عبیدہ کو اٹھا کر واپس لے آئے لیکن وہ فوت ہو گئے۔

اب غور کرو انصار وہ لوگ تھے۔ کہ مکہ والے ان سے لڑنا بھی اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔ مگر دنیا میں سب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹

سعد و زید شخص نے انہیں اپنا بھائی ہاں حقیقی بھائی بنا لیا۔

پس اصل برادری تو مذہبی برادری ہوتی ہے۔ محبت ہے تو اس میں۔ الفت ہے تو اس میں۔ اخلاص ہے تو اس میں۔ ورنہ دنیوی برادریاں کوئی برادریاں ہیں۔ نام برادری کا مگر دل میں دشمنوں سے بڑھ کر عداوت اور نفاق۔

حضرت سلمان کا واقعہ

ایک اور نمونہ مذہبی برادری کا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے اور مہاجر اور انصار بھائی بھائی بن چکے تو سلمان فارسی جو فارس کے رہنے والے اور مدینہ میں ایک کافر کے غلام تھے۔ دربار رسالت میں آئے۔ چند سوالات کئے۔ اور تسلی کے بعد مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے ہی مسلمانوں نے مل کر انہیں ان کے مالک سے خرید کر آزاد کرا دیا۔ اب یہ غیر ملک غیر برادری کا شخص ابھی ابھی غلامی سے چھڑایا گیا۔ کس کا بھائی بنے کہ اچانک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلمان منا اھل البیت

یعنی سلمان اب غیر نہیں۔ یہ تو میرے خاندان کا ایک فرد ہے۔ اللہ اکبر! ایک فقرہ نے زمین سے آسمان تک پہنچا دیا۔ یہ ہے لوگو مذہبی برادری اور اخوت۔ یہاں پر میں ضمناً غیر احمدیوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کیسے مہدی بنے۔ وہ تو سادات میں سے نہیں۔ بنو فاطمہ میں سے نہیں۔ یہ نہیں وہ نہیں۔ مگر سوچتے نہیں۔ کہ سلمان منا اھل البیت کے مطابق ایک شخص فارسی الاصل ہوتا ہؤا بھی اہل بیت میں سے ہو سکتا ہے اور اسی نکتہ کے سمجھانے کے لئے سوائے ایک فارسی الاصل کے اور کسی شخص کیلئے یہ نہیں کہا کہ وہ اہل بیت میں سے ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب کو تو تیرہ سو برس پیشتر رسول خدا ایک فارسی الاصل شخص کو اپنے اہل بیت میں داخل کر کے اپنے خاندان کا ممبر بنا چکے ہیں۔ اور واقعات نے تیرہ سو برس بعد

اشکر نعمتی رئیت خدیجتی

کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی شادی خدیجہ زادی سے منعقد کرا کر اس رشتہ کو مزید محکم کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف ہے۔ کہ میں حضرت فاطمہ سے ملا آپ نے نہایت محبت اور شفقت سے جو ماؤں کو اپنے بچوں سے ہوتی ہے۔ میرے سر کو اپنے زانو پر رکھا۔ اس کشف پر مخالفوں کی طرف سے وہ بدگوئی سننے میں آتی ہے کہ الامان۔ مولوی عطاء اللہ تو ہمیشہ اپنے لیکچروں میں یہی کشف سنا کر جاہلوں کو بھڑکاتا ہے۔ کہ لوگو! کوئی ہے جو یہ برداشت کرے۔ کہ اس کی بیٹی کے زانو پر سر رکھ کر کوئی شخص بیٹے کا دعویٰ کرے اور وہ اسے زندہ چھوڑ دے۔ مگر دیکھو مرزا مغل ہو کر یعنی غیر ہو کر حضرت سرور کائنات کی صاحبزادی کے متعلق یہ لفظ کہتا ہے۔ اور مسلمانوں کو غیرت نہیں آتی۔ مگر مولوی صاحب کو معلوم نہیں۔ کہ اول تو یہ خواب اور کشف ہے۔ اور خواب وکشف کو حلت وحرمت کے اسی معیار پہ لانا جو خدا کی شریعت نے اس عالم ظاہر کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں غلطی ہے۔ مگر واقعہ میں اگر حضرت فاطمۃ الزہراء اب اس دنیا میں تشریف لے آویں۔ اور مرزا صاحب زندہ ہوں۔ تو گو امت کو ان سے کسقدر عقیدت کیوں نہ ہو۔ امت کے مردوں سے معصومہ بتول پردہ کریں گی۔ کیونکہ ان کے مقدس باپ کی شریعت یہی ہے کہ کوئی عورت کسی غیر محرم کے سامنے نہ ہو۔ مگر مرزا صاحب بھی شریعت اسلام کے مطابق یہ حق رکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ دیکھیں۔ اور صدیقہ زہراء حضرت مرزا صاحب کو مادرانہ شفقت سے اپنے پاس بلا کر ان کے سر پر دست شفقت پھیریں۔ اور کیا تعجب کہ وہ اپنے زانوئے مادرانہ پر پیار سے مرزا صاحب کا اپنے بیٹوں کی طرح سر رکھ دیں۔ کیونکہ گو مرزا صاحب سید نہیں۔ مگر سید زادی سے بیاہ کر کے زہراء کے داماد بن چکے ہیں۔ اور خدا کی شریعت میں بیٹے کی طرح داماد بھی محرم ہوتا ہے۔ پس اس کشف کا تو یہ مطلب تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی شادی ایک ایسی خاتون سے ہونے والی ہے۔ جس سے نکاح کر کے آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ہو جائیں گے میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مسلمان علماء سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر فاطمۃ الزہراء اسوقت دنیا میں تشریف لے آئیں۔ تو کیا وہ ہر مسلمان سے پردہ کریں گی۔ یا سادات کے سامنے وہ ہو سکیں گی۔ اور یہ کہ جو شخص کسی سید زادی سے بیاہا جائے۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پوت داماد ہونے کی وجہ سے محرم بنجاتا ہے یا نہیں پس یہ کشف معاذ اللہ معصومہ بتول کی ہتک نہیں بلکہ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو آپ فارسی الاصل ہیں ایک رشتہ عطا کرنے والا ہے۔ کہ حضرت فاطمۃ الزہراء آپ کو اپنے بیٹوں کی طرح پیار کر سکیں گی اور بس۔ پس کیا ہی عجیب بات ہے کہ وہ کشف جو آئندہ کے غیب در غیب واقعات پہ مشتمل ہونے کی وجہ سے اسلام کی صداقتوں میں ایک صداقت کا اضافہ کرنے والا تھا نافہموں نے اسے اسلام کے لئے باعث ہتک قرار دے لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احمدی دوستو خدا کے الفاظ

اشکر نعمتی رئیت خدیجتی

یعنے میرے انعام کا شکر ادا کر کہ تو نے میری خدیجہ دیکھی میں یہ پیشگوئی تھی۔ کہ تو خدیجہ یعنی ایک خدیجہ زادی سے بیاہا جائیگا اس کی بجائے الہام کے الفاظ اگر یہ ہوتے

اشکر نعمتی رئیت فاطمتی

تو کیا مضائقہ تھا۔ کیونکہ مطلب دونو کا ایک ہے۔ کیونکہ نصرت جہاں بیگم جس طرح خدیجہ یعنی خدیجہ زادی ہے۔ اسی طرح فاطمہ یعنی فاطمہ زادی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ خدا تعالےٰ نے قریبی رشتہ چھوڑ کر ذرا دور کا رشتہ استعمال کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علی کو ملی تھی جو کہ نبی نہیں بلکہ ولی تھے اور خدیجہ نبی کو ملی تھی۔ پس

اشکر نعمتی رئیت خدیجتی

کے الہام نے جس طرح یہ بتایا ملہم کی شادی ایک سید زادی سے ہوگی اسیطرح یہ بھی بتا دیا۔ کہ وہ سید زادی صرف مثیل فاطمہ رضی اللہ عنہا نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ولی کی بیوی ہو گی بلکہ وہ مثیل خدیجہ رضی اللہ عنہا یعنی نبی کی بیوی ہونے والی ہے۔ ورنہ سید زادی سے نکاح کی پیشگوئی یوں بھی ہو سکتی تھی۔

اشکر نعمتی رئیت فاطمتی اور بس

احمدی برادری

غرض میرے اس مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ خدا کے نبی جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو وہ ایک نئی برادری قائم کرتے ہیں۔ اسی سنت کے مطابق قادیان میں ایک نئی برادری قائم ہو چکی ہے جس کا جد امجد چونکہ احمدؑ ہے۔ اس لئے وہ احمدی برادری کہلاتی ہے۔ اس لئے جہاں احمدیوں میں کوئی شادی یا غمی کی تقریب پاؤ گے وہاں مجمع میں کوئی دنیوی۔ قومی حیات نہ پاؤ گے۔ کہ صرف لوہار جمع ہیں یا صرف ترکھان جمع ہیں یا صرف سید اکٹھے ہیں۔ یا محض مغلوں کا مجمع ہے۔ بلکہ جہاں احمدی جماعت کی کوئی تقریب دیکھو گے وہاں لوہار ترکھان سید۔ مغل۔ پٹھان سب کو ایک دستر خوان پر بیٹھے پاؤ گے۔

پس ہم احمدیوں کی برادری کا ممبر ہر احمدی ہے۔ اور جس طرح برادریوں میں خوشی غمی اور دوسری تمام تقریبوں میں برادری والوں کو بلایا جاتا ہے۔ ہم احمدی تو احمدیوں کو ہی بلاتے ہیں وہی ہمارے بھائی۔ وہی ہمارے خویش۔ وہی ہمارے سب کچھ ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ رشتہ داریوں کو بھلا دینا چاہیئے۔ نہیں بلکہ صلہ رحمی کا تقاضا ہے۔ کہ رشتہ داروں کو تقریبوں پہ بلایا جائے۔ مگر ہماری تقریبوں کا نمایاں پہلو یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری اصل برادری احمدیہ جماعت ہے۔

احمدی برادری سے خطاب

اس تمہید کے بعد میں اپنی برادری کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ میری بڑی لڑکی نصیرہ بیگم سلمہا اللہ کی شادی عزیز مکرم مرزا عزیز احمد صاحب سے ہو چکی ہے

اب میری دوسری لڑکی سیدہ بیگم سلمہا اللہ کی شادی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجویز اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب و حضرت پیر منظور محمد صاحب اور خاندان کے دوسرے اصحاب کے اتفاق سے ملک عمر علی صاحب سکنہ ضلع ملتان سے قرار پائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضور ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں انشاء اللہ تعالےٰ خطبہ نکاح پڑھیں گے۔ پس تمام برادری کے لوگوں سے یہ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ نکاح کے دن جو لوگ قادیان میں ہوں وہ اس تقریب میں شریک ہو کر اور جو احمدی بھائی قادیان سے باہر ہوں۔ وہ اپنی اپنی جگہ درد دل سے ہاں نہایت اخلاص سے ہاں گہری قلبی تڑپ سے خدا تعالےٰ کے حضور یوں توجہ سے دعا فرماویں کہ اے بادشاہ تو ہر بات پر قادر ہے۔ کوئی بات تجھ سے انہونی نہیں۔ کوئی کام تیری قدرت سے باہر نہیں۔ تو اس نکاح کو با برکت بنا۔ اے سچے بادشاہ ہمارے ایک بیمار بھائی کی بیٹی کا جو ہماری بھتیجی ہے نکاح ہو رہا ہے وہ لڑکی نہایت ناتجربہ کار اور عاجز ہے۔ اس کا باپ ہاتھ پاؤں ہلانے سے بھی قاصر ہے۔ اُس کا علم ناقص اس کی قدرت ناقص ہے۔ آئندہ کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتا۔ خوش قسمتی اور بد قسمتی اس کے اختیار میں نہیں وہ اپنے نفس کے نفع اور ضرر کا بھی مالک نہیں۔ وہ محض تجھ پر حسن ظن رکھتے ہوئے اپنی لڑکی کو ہمیشہ کے لئے اپنے سے جدا کر رہا ہے۔ اس لئے اے سچے بادشاہ تو اس نکاح کو ہماری عاجز بھتیجی اور اس کے عاجز اور بیمار باپ اور تمام متعلقین اور برادری کے لوگوں کے لئے دین و دنیا میں خوشیوں برکتوں رحمتوں انعاموں اور ترقیوں فضیلتوں کا موجب بنائیو۔ اے ہمارے خدا ہم تیرے نبی کے دوسرے خلیفہ عمر کے الفاظ میں عرض کرتے ہیں کہ اگر تیرے علم میں یہ تعلق موجب شقاوت ہے تو اسے بدبختی کے رجسٹر سے کاٹ کر خوش قسمتی کے رجسٹر میں درج فرمائے۔ کیونکہ تیری شان یمحوا اللہ ما یشاء بھی ہے۔ اے ہمارے آسمانی باپ اس نکاح کے بعد کوئی ایسی بات نہ ہو جو ہمارے بیمار بھائی یا اور متعلقین کے لئے موجب ملال ہو۔ اسے صدمات سے بچا لے وہ کوئی تکلیف اب برداشت نہیں کر سکتا۔ اسے شفا بخش کہ وہ بیماری کے بستر پر سلسلہ اور اسلام کی خدمات کے لئے تڑپ رہا ہے۔ تو تو قادر بادشاہ ہے اپنے نوکروں پر تو رحم نہ کرے گا۔ تو اور کون کرے گا۔ تجھ سے عرض نہ کریں تو اور کس سے عرض کریں بندے تیرے ہوں مانگیں کسی اور سے یہ تو ہماری غیرت برداشت نہیں کرتی نوکر کسی کا ہو کھانا مانگنے کسی اور کے ہاں جائے تو مالک شرمندگی محسوس کرتا ہے اس لئے کیوں نہ تو ہم اپنے بندوں کو دین و دنیا کی اتنی خوبیاں دے کہ ہم کسی اور کا دروازہ دیکھیں بھی نہ۔ نہ فرنگی کا نہ بھنگی کا امید ہے کہ دوست مجھ عاجز کی یہ عاجزانہ درخواست ضرور قبول فرمائیں گے۔ میں سب کا دعا گو ہوں۔ اور سب سے دعا کا طالب ہوں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور تحریک جدید سال ششم میں امریکن جماعتوں کی شاندار اور قابل تعریف قربانیاں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جہاں ہندوستان کی جماعتوں نے اپنے وعدے پورے کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کر رہی ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ اس مہینے میں (جو تحریک جدید سال رواں کا دسواں مہینہ ہے) اپنے وعدوں کو بحیثیت جماعت سو فیصدی پورا کر دیں۔ کیونکہ سال کا آخری حصہ شروع ہو گیا ہے۔ وہاں بیرون ہند کے ہندوستانیوں کی جماعتوں نے بھی اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے شاندار قربانیوں کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ اس کی کچھ کیفیت انشاء اللہ کسی دوسرے وقت شائع کی جائے گی۔ اس وقت بیرون ہند کی ان جماعتوں کی کچھ کیفیت جن کے باشندے وہاں کے رہنے والے ہیں۔ پیش کرنا مقصود ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی احمدیہ جماعتیں شروع تحریک سے حصہ لیتی آ رہی ہیں۔ اور انہوں نے باوجود مالی مشکلات کے یہ کوشش کی ہے کہ تحریک جدید کی طوعی قربانیوں میں ہندوستان کے احباب سے پیچھے نہ رہیں بلکہ آگے بڑھیں کیونکہ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ ایم۔ اے نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد اور اس کی شاندار ضرورت کو اس خوبی اور احسن طریق سے ان کے ذہن نشین کیا ہے۔ کہ ان میں قربانی کی روح خود بخود پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ امر صوفی صاحب کی ان تھک کوششوں کا زندہ ثبوت ہے۔ چنانچہ صوفی صاحب نے گذشتہ ایام میں جب ایک تبلیغی دورہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے مالی مطالبات احباب کے پیش کئے تو انہوں نے اس کا شاندار جواب نہ صرف وعدوں کی صورت میں دیا بلکہ ساتھ ہی پہلی قسط بھی ادا کر دی چنانچہ صوفی صاحب نے امریکہ کی جماعتوں کی طرف سے پہلی قسط ایک سو اٹھاون ڈالر پچاس سینٹ (۱۵۸/۵۰ ڈالر) جس کی رقم روپوں میں ۵۱۴/۱۲ روپے بنتی ہے۔ حضرت کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی اس پر حضور نے امریکہ کے ان احباب اور جماعتوں کے لئے دعا کی۔ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

اس کے ساتھ ہی سید عبد الرحمٰن صاحب امریکہ سے اپنے اکیس گیارہ ڈالر اپنی اہلیہ کے گیارہ ڈالر اور اپنے والد صاحب۔ والدہ صاحبہ مرحومین کی طرف سے بارہ ڈالر کل ۱۳۴/ ڈالر کا وعدہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میرے پیارے آقا مبلغ ایک سو پچیس روپیہ کا چیک ارسال بحضور ہے اس میں ایک سو روپیہ تحریک جدید کے چھٹے سال کی پہلی قسط ہے وعدہ کی بقیہ رقم مبلغ ۴۰/۳ روپے انشاء اللہ تین چار قسطوں میں ادا کروں گا حضور میری بچی کا نام تجویز فرماویں (حضور نے بچی کا نام صالحہ رکھا) حضور دعا فرماویں کہ مولا کریم اس پاک دین کی خدمت کی بہتر سے بہتر توفیق عطا فرمائے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔ امریکن ڈالر برابر ہے ۳/۴/۶ کے

			ڈالر
(۱)	برادر سراج الاسلام صاحب	شکاگو امریکہ	۱۰
(۲)	〃 بشیر	〃 〃 〃	۵
(۳)	〃 ہارون	〃 〃 〃	۵
(۴)	〃 محمد رشید	〃 〃 〃	۳
(۵)	〃 محمد شفیع	〃 〃 〃	۸
(۶)	بہن خدیجہ	〃 〃 〃	۳
(۷)	〃 عظیمہ	〃 〃 〃	۱
(۸)	شیخ نذیر الٰہی	〃 ڈیٹن 〃	۷
(۹)	بہن امۃ اللطیف	〃 〃 〃	۸
(۱۰)	〃 علیہ احمد	〃 کلیولینڈ	۲
(۱۱)	برادر نور عظیم	〃	۲۵/۷ سینٹ
(۱۲)	بہن امۃ الحفیظ صاحبہ	〃	۴/
(۱۳)	〃 لطیف حفیظ	〃 〃	۵

ٹائپسٹوں کی ضرورت

ایک سرکاری فوجی محکمہ میں اچھا ٹائپ جاننے والے کم از کم انٹرنس پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب سرنامہ چھوڑ کر اپنے ہاتھ سے خوشخط درخواست لکھ کر مع نقول اسناد سرٹیفکیٹ وغیرہ دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اس میں یہ ذکر بھی کر دیں کہ وہ عند الضرورت مقابلہ کے امتحان میں اپنے اخراجات پر شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

طبی نوادرات ملاحظہ کرنے کے لئے تمام بیرونی احباب طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۴)	برادر علی حمید صاحب کلیولینڈ	۱۵
(۱۵)	بہن عزیزہ حمید " "	۵
(۱۶)	" " حارث " "	۱
(۱۷)	" فاطمہ قدیر " "	۸
(۱۸)	برادر ابو الکلام " "	۶
(۱۹)	بہن کریمہ کلیولینڈ امریکہ	۲
(۲۰)	" رشیدہ خاتون " "	۵
(۲۱)	" حلیمہ مجتبٰی " "	۵
(۲۲)	" صادقہ سلیمہ " "	۳
(۲۳)	عبدالکریم صاحب " "	۵
(۲۴)	بہن ممینہ انڈیانا پولیس امریکہ	۷
(۲۵)	" صالحہ آرم " "	۵/۲۵ سینٹ
(۲۶)	" حشمت " "	۳
(۲۷)	برادر غلام احمد ینگس ٹاؤن "	۳
(۲۸)	بہن لطیفہ احمد "	۲
(۲۹)	بہن عزیزہ احمد ینگس ٹاؤن امریکہ	۱
(۳۰)	برادر عمر علی صاحب " "	۲
(۳۱)	بہن صوفیہ فاروق "	۲
(۳۲)	بہن عزیزہ صاحبہ انڈیانا پولیس امریکہ	۶
(۳۳)	برادر و بہن کریم ینگس ٹاؤن	۳

ملک کو طاقتور بنایئے

ہندوستان کی ہوائی طاقت کو مضبوط بنانے میں مدد دیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (مدافعت کے لئے بچت کی سندیں۔)

یہ سرٹیفکیٹس دس۔ پچاس۔ سو۔ اور پانچسو روپیوں کے ہوتے ہیں۔ اور دس سال پورے ہو جانے کے بعد ان کی رقم ادا کی جا سکتی ہے۔ ہر دس روپیہ کے عوض تیرہ روپیہ ۹ آنہ ملیں گے یعنی تقریباً ۳½ فیصدی مشترکہ سود بغیر انکم ٹیکس دیا جائے گا۔ ہر ایک سرٹیفکیٹ زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپیہ تک ہوتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹس قریب کے ڈاک خانے سے مل سکتے ہیں۔

چھ سال کے ڈیفنس بانڈس (مدافعتی دستاویزیں)

یہ ڈیفنس بانڈس سو روپیہ یا ایسی عدد کے ہوتے ہیں۔ جو دوسری عدد سے پوری پوری تقسیم ہو جائے ان کی رقم یکم اگست ۱۹۴۶ء کو بحساب ایک سو ایک روپیہ ادا کی جائیگی اس پر ۳ فیصدی سود ملیگا۔ سود کی رقم ہر چھ ماہ پر لی جا سکتی ہے انفرادی اصل رقم کی کوئی میعاد نہیں۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں۔

بغیر سود کے بانڈس (دستاویزیں)

پچاس روپیہ سے زائد کتنی بھی تعداد کے مل سکتے ہیں آپ کی رقم تین سال کے بعد جتنی کی اتنی ادا کی جائے گی۔ اور اگر کوئی ایک سال کے بعد لینا چاہے تو تین ماہ قبل نوٹس دے کر جتنی کی اتنی لے سکتا ہے۔ ضرورت ثابت کرنے پر رقم کسی بھی وقت جتنی کی اتنی دی جا سکتی ہے یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں ؛

نئی انڈین ایرفورس (ہندوستانی ہوائی قوت) سینکڑوں کی تعداد میں اچھے سے اچھے ہندوستانی پائلٹس (ہواباز) تیار کر رہی ہے۔ ڈیفنس بونس میں چندہ دے کر ان کے لئے ہوائی جہاز تیار کرنے میں مدد دیجئے ہندوستان اور اپنی حفاظت کے لئے ہمیں سیکھے ہوئے زیادہ سے زیادہ آدمیوں ٹینکوں ہوائی جہازوں اور مشین گنوں کی ضرورت ہے۔

ڈیفنس بونس میں چندہ دے کر آپ گویا ایک محفوظ اور مفید کام میں اپنا سرمایہ لگا رہے ہیں۔ جو آپ کو حکومت اور ملک کے تمام وسائل کے ذریعہ واپس مل جائیگا۔ اور اس کے یہ معنے ہوں گے کہ آپ نے ایک ایسے کام میں روپیہ لگا دیا ہے جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی مدافعت کے لئے قرض خریدیئے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳ ستمبر اندازہ کیا گیا ہے کہ دس مئی کے بعد سے ہر ہفتہ جرمنی کے ساڑھے پانسو ہوا باز ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ تاہم جرمنی کے پاس چونکہ ہوا باز کافی ہیں۔ اس لئے ابھی سے دقت محسوس نہیں ہوئی۔

لنڈن ۳ ستمبر آج وزیر جنگ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ آئندہ چند ہفتوں میں برطانیہ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہمیں بہت چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کرنا حماقت ہے۔ کہ موسم خزاں گذر گیا ہے۔ اس لئے اب حملہ کا خطرہ نہیں رہا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ ہٹلر نے اپنے ارادے بدل دیئے ہیں۔

شملہ ۳ ستمبر پنجاب حکومت نے ان خاکساروں کے سوا جن پر تشدد کا الزام ہے۔ باقی کو رہا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ علامہ مشرقی حکومت ہند کے حکم سے گرفتار کئے گئے تھے۔ اس لئے وہ ابھی رہا نہیں ہونگے۔

بخارسٹ ۳ ستمبر رومانوی گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت کے باوجود وہاں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک سو ہنگرین گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ شہر میں بالکل جنگ کی سی کیفیت ہے۔ کاروبار بند ہے۔ بعض فوجوں نے ٹرانسلوینیا کو خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جرمنی نے دھمکی دی ہے کہ اگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا۔ تو رومانیہ پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

واشنگٹن ۳ ستمبر امریکن پریزیڈنٹ نے آج اعلان کیا۔ کہ برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کے رو سے امریکہ اسے پچاس تباہ کن جہاز دے گا۔ اور وہ امریکہ کو امریکن سمندروں میں بحری و فضائی اڈوں کی تعمیر کی اجازت دے گا۔

لنڈن ۳ ستمبر فرانسیسی ہندچینی میں حالات نازک تر ہو رہے ہیں۔ پیٹان گورنمنٹ اور لوکل حکام کے اختلافات بہت بڑھ گئے ہیں۔ پیٹان گورنمنٹ نے جاپان کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ جس میں اسے ہوائی اور فوجی اڈوں کے استعمال کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لیکن لوکل حکام اس پر رضامند نہیں۔

لنڈن ۴ ستمبر ہندچینی میں جاپان جو رعایتیں چاہتا ہے۔ ان کے متعلق آج ٹوکیو میں پھر اس کے نمائندے فرانسیسی افسروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اتوار کو جاپان نے جو الٹی میٹم دیا تھا۔ اسے ہندچینی کے افسروں نے ٹھکرا دیا تھا۔ اب اس بارے میں بات چیت نہیں ہو رہی۔ گورنر جنرل کا مصمم ارادہ ہے۔ کہ وہ جاپانی فوجوں کو اپنے علاقہ سے نہیں گذرنے دے گا۔ فرانسیسی بیڑہ بھی ہندچینی کے اردگرد سمندر میں چکر لگا رہا ہے۔

بخارسٹ ۴ ستمبر آج تمام سرکاری عمارتوں پر فوجی پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ کل رات آئرن گارڈ پارٹی نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ جس میں اسے ناکامی ہوئی۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مظاہرے کرنے والوں کو نظر بند کر دیا جائے گا۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔ لوگ بہت بگڑے ہوئے ہیں

لنڈن ۴ ستمبر آج صبح پھر جرمن طیاروں نے حملہ کیا۔ انگلش چینل پر زبردست ہوائی لڑائی ہوئی۔ تین جرمن جہاز گرائے گئے۔ رات کے وقت بھی جرمن جہاز انگلستان پر اڑے۔ مگر زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے۔ رائل ایر فورس کے جہازوں نے کل برلین پر پرواز کی۔ اور حملے کئے۔ فرانسیسی ساحل کی جرمن توپوں پر حملے کئے گئے۔ نقصان کی تفصیل تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۴ ستمبر امریکہ اور برطانیہ میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اور جس کے رو سے امریکہ پچاس تباہ کن جہاز دے گا۔ اس پر برطانوی پریس نے لکھا ہے۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ امریکہ کو برطانیہ کی کامیابی پر پورا پورا بھروسہ ہے۔

شملہ ۴ ستمبر ترکی کی وزارت تجارت کا ایک ممبر یہاں آیا ہوا ہے۔ تا ہندوستان اور ترکی کے مابین تجارت کو فروغ دینے کے وسائل پر غور کیا جا سکے۔ کامرس ممبر سے ملنے کے بعد ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی مقامات کا بھی دورہ کرے گا۔

بمبئی ۴ ستمبر لڑائی کے باوجود اس بندرگاہ پر گذشتہ سال سے دو لاکھ بیس ہزار ٹن مال زیادہ آیا اور گیا۔ جس سے پورٹ ٹرسٹ کی آمد میں دس لاکھ کا اضافہ ہوا ہے

شملہ ۴ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان کی ہوائی فوج کا ایک ہوائی جہاز ۳۰ اگست کے بعد واپس نہیں آیا۔ اسے رات کے وقت سمندر پر دیکھ بھال کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ہوا باز مارے جا چکے ہیں۔

صوفیا ۳ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ نازیوں نے اب ریاستہائے بالٹک میں جعلی نوٹ چلانے شروع کئے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ملک روس کی سیادت میں آ چکے ہیں۔ اس لئے روس نے ان کو خبردار کر دیا ہے۔ اور وہاں روسی نوٹ جاری کر دیئے ہیں نازی اس سے قبل یوگوسلاویہ۔ مصر اور ہسپانیہ میں بھی بہت سے جعلی نوٹ چلا چکے ہیں۔

سیالکوٹ ۳ ستمبر زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے کہا۔ اگر پنجاب کے قانون انتقال اراضی جیسے نافع ایکٹ کو ہائی کورٹ نے ناجائز قرار دیا۔ تو اس میں فوراً ترمیم کر دی جائے گی لیکن جب تک ایسا فیصلہ ہو۔ زمینداروں کو دیوانی عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کرنا چاہیئے۔

وشی ۳ ستمبر مارشل پیٹان نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کا ⅔ حصہ اس وقت دشمن کے قبضہ میں ہے۔ جس سے ہماری مشکلات دو چند ہو گئی ہیں۔ لیکن ہمارا اتحاد بدستور ہے۔ سلطنت کا پہلا کام اطاعت اور دوسرا استقلال ہے۔

لاہور۔ ۴ ستمبر سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ خاکساروں سے چونکہ پابندی ہٹا لی گئی ہے۔ اس لئے اب گورنمنٹ ان خاکسار قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ جن پر تشدد کا الزام نہیں۔

لاہور ۴ ستمبر ملک برکت علی صاحب جو آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن ہیں۔ انہوں نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جولائی میں مسٹر جناح نے وائسرائے کو ایک میمورنڈم بھیجا تھا۔ جس میں یہ صراحت کر دی گئی تھی۔ کہ وائسرائے کی ایگزکٹو کونسل میں نصف ممبر مسلمانوں میں سے ہونے چاہئیں آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ مسٹر جناح نے خود ایگزکٹو کونسل کا ممبر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن مسلم لیگ کی طرف سے انہیں ایگزکٹو کونسل کے مسلمان ممبروں کے انتخاب کا پورا پورا اختیار دے دیا ہے۔

دہلی ۴ ستمبر علامہ مشرقی نے ایک دفعہ پھر اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے پچاس ہزار خاکسار والنٹیر دینے کے لئے تیار ہیں۔ علامہ مشرقی آجکل ڈیلور جیل میں ہیں ؎

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah